نومبر ۲۰۰۹

خالد اسحاق

ماہنامہ

راہنمائے عملیات

لاہور

جناب براء بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ

ان مضامین کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ عوام کو اصحاب رسول ﷺ کا تعارف کروایا جائے اور ان کی خدمات پر روشنی ڈالی جائے ہمارے ہاں چند اصحابؓ کے بارے لوگوں کو علم ہے۔ باقی اصحابؓ رسول کی خدمات سے عام لوگ لاعلمی کا شکار ہیں۔

وہ پراگندہ مو، نحیف الجثہ، ہلکے پھلکے، دبلے پتلے اور چھریرے بدن کے مالک تھے۔ بظاہر ان کی شخصیت میں کوئی کشش نہ تھی۔ دیکھنے والے ان کے اوپر ایک اچٹتی ہوئی نظر ڈال کر اپنی نگاہیں پھیر لیتے تھے۔ لیکن اس کی باوجود ان کی شجاعت و جواں مردی کا یہ حال تھا کہ جنگ مغلوبہ میں دشمن کی کثیر تعداد کو قتل کرنے کے علاوہ انہوں نے انفرادی جنگ میں ایک سو مشرکین کو موت کے گھاٹ اتارا تھا۔ وہ تلوار کے دھنی، نہایت شجاع اور جنگ کے وقت آگے بڑھ بڑھ کر حملہ کرنے والے تھے۔ اسی لیے جناب عمر فاروقؓ نے مختلف صوبہ جات کے گورنروں کو یہ حکم دیا تھا کہ انہیں لشکر مجاہدین کے کسی دستے کی قیادت پر مامور نہ کیا جائے، کیونکہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہ اپنے اقدام کے ذریعے سے انہیں ہلاکت میں ڈال دیں گے۔

یہ ہیں خادم رسول ﷺ جناب انسؓ کے بھائی جناب براء بن مالک انصاریؓ۔ انتقال رسول ﷺ سے اس کہانی کا آغاز ہوتا ہے، جب عرب قبائل بڑی تعداد میں دین اسلام کو چھوڑ کر وہ اس طرح اس میں سے نکل گئے جس طرح وہ فوج در فوج داخل ہوئے تھے۔ مکہ، مدینہ اور طائف کے علاوہ ادھر اُدھر کے چند قبائل ہی مسلمان رہ گئے تھے۔ جناب ابوبکر صدیقؓ ان ہلاکت خیز اور تباہ کن فتنوں کے سامنے سینہ سپر ہو گئے۔

ان فتنوں میں ایک مسیلمہ بن حبیب کذاب بھی تھا۔ مسیلمہ نے مسلمانوں کے پہلے لشکر کو، جو اس سے لڑنے کے لیے جناب عکرمہؓ بن ابی جہل کی قیادت میں نکلا تھا، شکست دے کر الٹے پاؤں واپس ہونے پر مجبور کر دیا۔ اس کی جگہ جناب ابوبکر صدیقؓ نے جناب خالد بن ولیدؓ کی سرکردگی میں دوسری فوج روانہ کی جس میں انہوں نے انصار و مہاجرین میں سے بڑے بڑے صحابہ کرامؓ کو جمع کر دیا تھا۔ اس فوج کے ہراول میں جناب براء بن مالک انصاریؓ اور کچھ دوسری بہادر اور جانباز مسلمان مجاہدین شامل تھے۔

دونوں فوجیں نجد میں یمامہ کے مقام پر ایک دوسرے کے ساتھ ٹکرائیں اور جنگ شروع ہونے



کے تھوڑی ہی دیر بعد مسیلمہ کا پلہ بھاری ہونے لگا، اس کے حامیوں نے جناب خالد بن ولیدؓ کے خیمے پر حملہ کر کے اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکا اور اگر بنو حنیفہ ہی کے ایک شخص (مجاعہ) نے امان نہ دی ہوتی تو انہوں نے ان کی بیوی (ام حکیمؓ) کو قتل بھی کر دیا ہوتا۔ اس وقت مسلمانوں کو زبردست خطرے کا احساس ہوا انہوں نے بڑی شدت کے ساتھ اس بات کو محسوس کیا کہ اگر وہ مسیلمہ سے شکست کھا جاتے ہیں تو آج کے بعد نہ کوئی اسلام کی حمایت میں کھڑا رہ سکے گا نہ پورے جزیرہ عرب میں اللہ وحدہ لاشریک کی پرستش ممکن ہو گی۔ یہ احساس ہوتے ہی جناب خالد بن ولیدؓ بڑی سرعت کے ساتھ فوج کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کی اس طرح از سر نو ترتیب قائم کی کہ مہاجرین کو انصار سے اور بادیہ نشین قبائل کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا اور ہر قبیلہ کے افراد کو انہیں میں سے کسی کی قیادت میں منظم کیا تاکہ جنگ میں ہر ایک فریق کی کارکردگی کا صحیح صحیح اندازہ ہو سکے اور یہ معلوم ہو جائے کہ مسلمان فوج کس محاذ پر کمزور پڑ رہی ہے۔

دونوں فوجوں میں ایسی سخت اور خونریز جنگ ہوئی کہ اس سے قبل مسلمانوں کی جنگ کی تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں گزری تھی۔ مسیلمہ کی قوم نے غیر معمولی ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا، وہ معرکہ کارزار میں مضبوط چٹانوں کی طرح ڈٹ گئے اور انہوں نے مقتولین کی کثرت کی کوئی پرواہ نہ کی۔ ادھر مسلمانوں نے جرات و شجاعت کے ایسے شاندار اور فقید المثال کارنامے انجام دیے کہ ان کو مرتب کر دیا جائے تو ایک لاجواب رزمیہ وجود میں آ جائے۔

یہ ہیں انصار کے علم بردار جناب ثابت بن قیسؓ وہ اپنے جسم پر خوشبو لگاتے ہیں، کفن پہنتے ہیں اور زمین میں گڑھا کھود کر اس میں پنڈلیوں تک اتر کر کھڑے ہو جاتے ہیں، اپنی جگہ پر جم کر لڑتے ہیں۔ اپنے قبیلے کے جھنڈے کی حفاظت کرتے اور لڑتے لڑتے شہید ہو جاتے ہیں، اور یہ ہیں عمر فاروقؓ کے بھائی جناب زید بن خطابؓ جو مسلمانوں کو للکار رہے ہیں "لوگو! دشمن پر کاری ضرب لگاؤ اور اس کو مارتے کاٹتے آگے ہی بڑھتے رہو۔ لوگوں! میں اس کے بعد اب اس وقت تک کوئی بات نہیں کروں گا جب تک مسیلمہ کو شکست نہ ہو جائے یا میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر نہ ہو جاؤں تاکہ وہاں اپنی معذرت پیش کر سکوں"۔ پھر انہوں نے دشمن پر ایک

زبردست حملہ کیا اور برابر لڑتے رہے یہاں تک کہ جام شہادت نوش فرما لیا اور یہ ہیں جناب ابو حذیفہؓ کے مولی، جناب سالمؓ۔ مہاجرین کا علم ان کے ہاتھ میں ہے۔ ان کے متعلق مہاجرین کو کمزوری یا پسپائی کا اندیشہ ہوا تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر میری طرف سے کسی قسم کی کمزوری کا اظہار ہو اور دشمن میرے طرف سے تمہارے اوپر حملہ کرنے کی راہ پالے تو میں بدترین حامل قرآن ٹھہروں گا'' یہ کہہ کر وہ دشمن پر ٹوٹ پڑے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے لیکن یہ سارے کارنامے جناب براء بن مالکؓ کی دلیری و شجاعت کے آگے ہیچ ہیں۔

جناب خالد بن ولیدؓ نے جنگ کے شعلوں کو تیزی سے بھڑکتے ہوئے دیکھا تو جناب براءؓ بن مالک کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولے کہ ''انصاری نوجوان! دشمن پر حملہ کرو''۔

تو جناب براء بن مالکؓ نے اپنے قبیلے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ''انصار کے لوگو! تم میں سے کوئی شخص مدینہ واپس جانے کی بات نہ سوچے۔ آج کے بعد تمہارے لیے مدینہ نہیں۔ آج تو صرف اللہ وحدہ، لاشریک کی رضا کی طلب ہے اور... اور پھر جنت ہے''۔ پھر انہوں نے قبیلے کے لوگوں سمیت مشرکین پر حملہ کر دیا۔ دشمن کی صفوں کو تباہ کرتے رہے یہاں تک کہ مسلیمہ اور اس کے سپاہیوں کے قدم اکھڑ گئے اور انہوں نے بھاگ کر اس باغ میں پناہ لی جو اس کے بعد تاریخ میں ''حدیقۃ الموت'' کے نام سے مشہور ہوا۔ اس لیے کہ اس روز اس باغ میں بہت کثیر تعداد میں لوگ قتل ہوئے اور کشتوں کے پشتے لگ گئے تھے۔

''حدیقۃ الموت'' ایک بہت وسیع و عریض باغ تھا اور اس کی فصیلیں نہایت بلند و بالا تھیں۔ مسلیمہ اور اس کے ہزاروں ہمنواؤں نے اس میں پناہ لینے کے بعد اس کے دروازے اندر سے بند کر لیے اور اس کی اونچی دیواروں کے پیچھے خود کو محفوظ کر لیا اور اندر سے مسلمانوں پر تیروں کی بارش کرنے لگے۔ اس وقت اسلام کے جانباز اور بہادر فرزند جناب براء بن مالکؓ آگے بڑھے اور بولے کہ ''لوگو! مجھے ڈھال پر بٹھا کر نیزوں کے سہارے اوپر اٹھاؤ اور دروازے کے قریب باغ کے اندر پھینک دو تاکہ یا تو میں شہادت کا درجہ حاصل کر لوں یا تمہارے لیے دروازہ کھول دوں''

جناب براءؓ نہایت ہلکے پھلکے اور دبلے پتلے تھے۔ وہ فوراً ایک ڈھال پر بیٹھ گئے اور دسیوں نیزوں نے انہیں اوپر اٹھا لیا اور ان کو حدیقۃ الموت کے اندر مسلیمہ کے ہزاروں فوجیوں کے درمیان پھینک دیا گیا۔ اندر پہنچتے ہی وہ دشمنوں کے اوپر بجلی بن کر گرے۔ وہ دروازے کے پاس برابر لڑتے رہے اور ان کی گردنیں تلوار سے قلم کرتے رہے۔ یہاں تک کہ دس آدمیوں کو قتل کر دیا اور دروازہ کھول دیا۔ اس وقت ان کے جسم پر تیروں اور تلواروں کے اسی سے اوپر زخم تھے۔ مسلمانوں نے دیواروں اور دروازوں کے راستے سے حدیقۃ الموت پر دھاوا بول دیا اور اس میں پناہ لینے والے مرتدین کو اپنی تلواروں کی دھار پر رکھ لیا اور تقریباً بیس ہزار مشرکین کو واصل جہنم کرنے کے بعد مسلیمہ تک پہنچ کر اسے بھی موت کے گھاٹ اتار دیا۔ جناب براءؓ کے زخموں کا علاج کرنے کے لیے ان کو خیمے میں اٹھا کر لیا گیا۔ جناب خالد بن ولیدؓ دوا و علاج کے سلسلے میں ایک ماہ تک ان کے پاس ٹھہرے رہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شفائے کامل سے نوازا اور ان کے ہاتھوں سے مسلمانوں کو شاندار فتح عنایت فرمائی۔

جناب براء بن مالکؓ دولت شہادت کی حسین خواہش کو پورا کرنے کے لیے بہت سے معرکوں میں شریک ہوئے حتیٰ کہ وہ وقت آ گیا جب مسلمانوں نے ایران کے مشہور شہر ''تستر'' کو فتح کرنے کے لیے اس کا چاروں طرف سے محاصرہ کر لیا۔ اہل فارس ایک نہایت مستحکم و مضبوط قلعے میں پناہ گیر ہو گئے۔ محاصرہ کا سلسلہ کافی طویل ہو گیا اور اہل ایران کی پریشانیاں حد سے بڑھ گئیں تو وہ قلعہ کی فصیلوں سے لوہے کی زنجیریں لٹکانے لگے جن کے سروں سے فولادی آنکس

جڑے ہوئے تھے جن کو آگ میں تپا کر انگاروں کی طرح سرخ کر دیا جاتا۔ وہ نوکیلے اور دہکتے ہوئے آنکس مسلمانوں کے جسموں میں دھنس جاتے اور وہ ان میں پھنس کر رہ جاتے، ایرانی ان کو زنجیروں کے ذریعہ اپنی طرف کھینچ لیتے تھے، ان آنکسوں میں پھنس کر مسلمان یا تو موت کے گھاٹ اتر جاتے یا قریب الموت ہو جاتے تھے۔ انہی میں سے ایک آنکس جناب براءؓ کے بھائی جناب انس بن مالکؓ کے جسم میں دھنس گیا۔ یہ دیکھتے ہی براءؓ قلعے کی دیوار کی طرف لپکے اور جھپٹ کر اس زنجیر کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیا جو ان کے بھائی کو اٹھائے لیے جا رہی تھی۔ آپؓ نے بھائی کو چھڑائے بغیر زنجیر کو اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوڑا، بھائی کو نجات دلانے کے بعد وہ زمین پر گر گئے اور آپ کے ہاتھ جل گئے، صرف ہڈیاں رہ گئیں۔

اسی غزوہ میں آپ نے شہادت کی دعا مانگی جو بارگاہ رب العزت میں قبول ہوئی۔ وہ میدان جنگ میں شہید ہو کر گرے اور دیدار الٰہی کی بیش بہا اور قابل رشک نعمت سے سرفراز ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ جناب براءؓ کے چہرے کو جنت میں شگفتہ اور تروتازہ رکھے اور ان سے راضی ہو جائے اور ان کو خوش کر دے، آمین!

☆☆☆☆☆

تحریر و تحقیق: خالد اسحاق راٹھور

حروف نورانی

قسط اول

تفسیر و تاثیر حروف بمعہ پُر اثر و مجرب روحانی و عملیاتی بیان

میدان عملیات، حروف و جفر کو جب ہم دیکھتے ہیں تو حروف نورانی کا ذکر ہی نہیں ملتا، بلکہ اِن کو موثر ترین مقام بھی دیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ کیا بلذات یہ حروف سعادت کے مظہر ہیں یا اس کے علاوہ بھی کوئی وجہ ہے۔

بلذات ہر حرف ایک خاص اثرات اور احکام کا حامل ہوتا ہے۔ کوئی اپنی ذات میں آتشی اثرات کا یا بادی اثرات وغیرہ کا حامل ہوتا ہے۔ کوئی حرف اپنی تصویری حالت کے مطابق اور کوئی اپنی آواز کے مطابق خاص خصوصیت لیے ہوتا ہے۔ اِن خصوصیات کو ہر صاحب علم اپنی اپنی سمجھ، مہارت اور تجربے کے مطابق استعمال کرتا ہے۔ تو پھر تمام حروف اور حروف نورانی میں فرق کیا ہوا؟

انفرادی خصوصیات تو سب کی اپنی اپنی جگہ ہیں اور کوئی بھی کسی دوسرے سے کم نہیں۔ اگر آپ حروف کے موضوع پر تحریر کردہ میری کتاب ''علم الحروف'' پڑھیں تو آپ پر خود یہ بات آشکار ہوگی کہ حروف کی خصوصیات اور احکام تو ایک لامتناہی سلسلہ ہے جو کہیں سے بھی شروع ہوسکتا ہے، لیکن ختم کہیں نہیں ہوتا۔ میرے خیال کے مطابق فرد تصویر ہی حروف کی ہے۔ فرد کے اندر حروف کی کمی بیشی اس کے سارے تانے بانے کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔ تاہم اس ساری بحث کو اکٹھا کرتے ہوئے حروف نورانی کی اُس عظمت کی طرف واپس آتے ہیں جو اِن حروف کے مجموعے کو باقی تمام سے الگ کر دیتی ہے۔

اور وہ ہے حروف نورانی کے پیچھے قرآن کی الہامی کتاب ہونے کی طاقت۔ قرآن کی کچھ سورتوں کی ابتداء میں ایسے الفاظ آتے ہیں جن کو لکھا تو الفاظ کی طرح جاتا ہے لیکن پڑھا حروف کی طرح۔ یعنی اِن الفاظ کو آپ عام الفاظ نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی عام الفاظ کی طرح پڑھ سکتے ہیں۔ اِن الفاظ کو ''مقطعات'' کہتے ہیں۔ یعنی قطع کیے گئے۔ یعنی الگ الگ۔ یعنی ایک لفظ کو دیگر الفاظ کی طرح اکٹھا نہیں پڑھا جاتا بلکہ ہر حرف کو الگ الگ پڑھا جاتا ہے۔

> حروف نورانی پر ایک تحقیقی اور پُر مغز مضامین کا سلسلہ جو حروفِ نورانی کے حوالے سے اُن رازوں کے انکشاف لیے ہوئے ہیں جو بس سینے کے راز ہیں۔ حروف نورانی کا استعمال اور اِن سے قسم قسم کے اعمال موثرہ تیار کرنے کے طریق کار۔

بطور مثال دیکھیں سورہ بقرہ کی ابتداء میں ''الم'' آیا ہے۔ اس کو دیگر الفاظ کی طرح اکٹھا یعنی ''اَلَـــم'' نہیں پڑھا جاتا بلکہ الگ الگ

''الف، لام اور میم'' پڑھا جاتا ہے۔ اِن کی یہی خصوصیت اِن کو مقطعات کا نام دینے کا باعث بنی اور یہی خصوصیت اِن کو عملیات، جفر اور تردف کے علم میں تابناک مقام دلانے کا باعث بنی۔

ایک تو یہ وہ الفاظ یا حروف تھے جو قرآنی سورتوں کی ابتداء کا سہرا لیے ہوئے ہیں اور دوسرا یہ کہ ان کے ظاہری معنی کچھ نہیں ہیں اور سوم یہ کہ گو ظاہری معنی نہیں ہیں لیکن ان کے پوشیدہ و پس پردہ عظیم معنی اور حکمت ہے جس کا علم ہر فرد کے بس کی بات نہیں۔

الفاظ وحروف کا یہ استعمال اپنے اندر واحد مثال نہیں ہے۔ دیگر زبانوں میں بھی یہ امر ہمیں ملتا ہے۔ اردو میں ایسے الفاظ کو مخففات کہا جاتا ہے اور انگریزی زبان میں اِن کے لیے Abbreviation کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔

حروف نورانی و مقطعات کو لے کر علماء حق نے بے مثل بحث اور علم کی خزانے پیش کیے ہیں۔ تفسیر معارف القران جس کے مصنف حافظ محمد ادریس کاندھلوی نے اس موضوع پر مختصر اور جامع بحث کی ہے جس کو ذیل کی سطور میں بیان کیا جارہا ہے۔

1- خلفاء راشدین اور جمہور صحابہؓ اور تابعینؒ کے نزدیک یہ حروف متشابہات میں سے ہیں، اللہ تعالی کے سوا کسی کو ان کی مراد معلوم نہیں۔

2- بعض سلف اور جمہور متکلمین اور خلیل اور سلیبویہ کے نزدیک حروف مقطعات اُن سورتوں کے نام ہیں جن کے شروع میں یہ مذکورہ ہیں جو مضامین اس سورت میں بالتفصیل مذکور ہیں یہ حروف مقطعات اس تفصیل کا اجمال ہیں۔ جیسا کہ صحیح بخاری کا نام (الجامع الصحیح المسند من احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ) کتاب موصوف کے تمام مضامین کا اجمال ہے جس طرح مرکبات کلامیہ کا مفید معنی ہونا ان کے اجزاء یعنی کلمات مفردہ کے مفید معنی ہونے پر موقوف ہے اسی طرح کلمات مفردہ کا مفید معنی ہونا حروف ہجائیہ کے مفید معنی ہونے پر موقوف ہے جس درجہ کلام میں ترکیب ہوگی اسی درجہ معنی میں بھی ترکیب ہوگی یہی وجہ ہے کہ مرکبات اضافیہ اور مرکبات توصیفیہ کے معنی میں اتنی ترکیب نہیں جتنی کہ مرکبات تامہ خبریہ کے معنی میں ترکیب ہے۔ ترکیب لفظی کے انحطاط سے ترکیب معنوی میں بھی انحطاط آ گیا۔

مرکبات اضافیہ اگرچہ فی حد ذاتہا مرکبات ہیں مگر مرکبات تامہ خبریہ کے لحاظ سے فی الجملہ بسیط ہیں اور اسی نسبت سے ان کے معنی میں بھی بساطت اور اجمال ہے مگر حروف ہجائیہ مادہ کلمات ہونے کی وجہ سے انتہا درجہ کے بسیط ہیں بس اسی نسبت سے ان کے معنی میں بھی انتہا درجہ کی بساطت اور غایت درجہ کا اجمال ہوگا۔ جن کا بغیر تفہیم الٰہی اور بدون تائید غیبی کے سمجھنا ناممکن اور محال ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے ''فوز الکبیر'' میں اسی سلک کو اختیار فرمایا ہے۔ علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ حروف مقطعات کے اسرار اور رموز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہی حضرات پر منکشف ہوتے ہیں جو من جانب اللہ خاص طور پر علوم نبوت کے وارث بنائے

لوح حروف مقطعات ونورانی

اگلے صفحے پر ایک لوح حروف مقطعات ونورانی کی بنیاد پر استخراج کی گئی ہے، اس کو کسی بھی سعد موقع پر کاغذ، تانبے، چاندی، سونے، لکڑی، پتھر یا کسی بھی شے پر کندہ کر کے گھر میں رکھ لیں، پھر دیکھیں یہ آپ کے لیے کیا کیا سعادت لے کر آتی ہے۔ یہ لوح صرف ایک مقصد یا مسئلہ یا ایک فرد کے لیے نہ ہے بلکہ گھر میں رہنے والے ہر فرد اور ہر پریشانی کے مجموعی حل کے لیے فائدہ مند ہے۔ جو خود تیار نہ کر سکیں وہ ادارے سے طلب کر سکتے ہیں۔ لوح کی پشت پر کل اعداد کے مطابق چاروں طبعی چالوں کے چار نقش بھی تحریر کرتے ہیں، جو انشاء اللہ اگلے ماہ دیئے جائیں گے۔

گئے بلکہ کسی وقت حروف مقطعات خود بخود ان وارثین علوم نبوت کے سامنے اپنے اندرونی اسرار اور غوامض بولنے لگتے ہیں۔ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر سنگریزے تسبیح پڑھتے تھے اور صحابہ کرام اپنے کانوں سے سنگریزوں کی اس تسبیح کو سنتے تھے اور گوہ اور ہرن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرتے تھے باقی ہم جیسوں کا حروف مقطعات کی حقیقت سمجھنے سے قاصر رہنا ہرگز اس کی دلیل نہیں ہوسکتا کہ نفس الامر اور واقع میں حروف معانی اور حقائق سے عاری ہیں۔ (روح المعانی) حدیث میں ہے کہ ہر آیت کے لیے ایک ظہر ہے اور ایک بطن ہے یعنی ظاہر معنی کے علاوہ اس آیت کے کچھ باطنی اور معنوی اسرار اور لطائف بھی ہوتے ہیں جن کو ارباب باطن ہی سمجھتے ہیں اور وہ باطنی اسرار، مدلول لفظی کے ماتحت ہوتے ہیں مخالف نہیں ہوتے بلکہ باطنی اسرار کے حق اور باطل ہونے کا معیار ہی یہ ہے کہ وہ آیت کے ظاہری مدلول کے مطابق ہوں نہ کہ مخالف۔ کیونکہ شرط یہ ہے کہ وہ باطنی معنی ظاہری مدلول کے ماتحت ہوں اور ظاہر ہے کہ ماتحت ہو کر مافوق کا مخالف کیسے ہو سکتا ہے۔ لہذا ممکن

[illegible]

طس	طسم	طہ	کہیعص	المر	الر	المص	الم
یس	طس	طسم	طہ	کہیعص	المر	الر	المص
ص	یس	طس	طسم	طہ	کہیعص	المر	الر
حم	ص	یس	طس	طسم	طہ	کہیعص	المر
حم عسق	حم	ص	یس	طس	طسم	طہ	کہیعص
ق	حم عسق	حم	ص	یس	طس	طسم	طہ
ن	ق	حم عسق	حم	ص	یس	طس	طسم

[illegible]

ہے کہ حروف مقطعات ظاہر کے اعتبار سے مجہول الکنہ اور غیر معلوم المراد ہوں اور باطن کے اعتبار سے ارباب باطن کے نزدیک معلوم المراد ہوں۔

3- علامہ زمخشری اور قاضی بیضاوی فرماتے ہیں کہ یہ حروف مقطعات، حروف تہجی کے اسماء ہیں اور ظاہر ہے کہ کلام کا مادہ اور عنصر یہی حروف تہجی ہیں۔ انہی سے مل کر کلام بنتا ہے۔ قرآن کریم کی بعض سورتوں کو ان حروف سے شروع کرنے میں اعجاز قرآن کی طرف اشارہ ہے کہ یہ قرآن جس کے کلام الٰہی ہونے کا تم لوگ انکار کرتے ہو وہ انہی حروف سے مرکب ہے جن سے تم اپنے کلام کو ترکیب دیتے ہو، پس اگر یہ قرآن اللہ کا کلام نہیں تو تم اس جیسے کلام کے بنانے سے کیوں عاجز ہو پھر اس ذاتی اعجاز کے علاوہ اس پر بھی تو نظر کرو کہ ان مقطعات کا پیش کرنے والا شخص محض امی ہے جس نے نہ کبھی کسی مکتب کا دروازہ جھانکا اور نہ کسی استاد اور کاتب کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا اور تم فصحاء اور بلغاء اور ادباء اور خطباء ہو اور اس نبی امی نے جن حروف کو پیش کیا ہے ان میں ایسے ایسے دقیق نکات کی رعایت کی گئی ہے کہ جن کو بڑے سے بڑا ادیب اور ماہر عربیت بھی رعایت نہیں کر سکتا۔

مثلاً یہ کہ قرآن مجید کی انتیس سورتوں میں جو شمار کے اعتبار سے حروف تہجی کے برابر ہیں۔ چودہ حروف لائے گئے ہیں جو حروف تہجی کا نصف ہیں۔ نیز حروف کی تمام اقسام یعنی مہموسہ اور مجہورہ۔ شدیدہ اور رخوہ۔ مطبقہ اور منفتحہ وغیرہ وغیرہ میں سے ہر قسم کے نصف نصف حروف لائے گئے ہیں۔ تفصیل کے لیے کشاف اور بیضاوی کی مراجعت فرمائیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ حروف مقطعات کی تفسیر میں علماء کے اقوال مختلف ہیں۔ اس ناچیز کا گمان یہ ہے کہ یہ تمام اقوال اپنی اپنی جگہ پر سب درست ہیں حروف مقطعات لغت عربیۃ کے اعتبار سے حروف تہجی کے اسماء ہیں۔ جیسا کہ علامہ زمخشری اور قاضی بیضاوی فرماتے ہیں اور یہی خلیل بن احمد اور سلیبویہ اور دیگر ائمہ عربیت کا مذہب ہے اور ظاہر شریعت کے اعتبار سے متشابہات اور خداوند ذوالجلال کے مخفی اسرار ہیں جن کے معانی سے عام طور پر لوگوں کو اطلاع نہیں دی گئی اور نہ ان میں اس کی استعداد ہے اس لیے ان پر ایمان لانا لازم ہوا اور ان کی تحقیق اور تفتیش کرنا ممنوع ہوا اور اگر یہ شبہ کیا جائے کہ جب حروف مقطعات کو سرِ الٰہی مانا گیا تو قرآن مفہوم المعنی نہ رہے گا تو پھر نزول سے کیا فائدہ؟ جواب یہ کہ نزول قرآن کا فائدہ۔ فہم معانی میں منحصر نہیں۔ بلکہ بہت سے مقامات ایسے ہیں کہ جہاں مکلفین سے فقط ایمان لانا مطلوب ہے اسی طرح حروف مقطعات کے نازل کرنے سے مقصود یہ ہے کہ لوگ ان پر ایمان لائیں اور ان کے من جانب اللہ ہونے کا یقین کریں تا کہ بندوں کا کمال انقیاد ظاہر ہو۔

یہ حضرات مفسرین اور محدثین (بکسر الدال) کا مذہب ہے، اور حضرات محدثین (بفتح الدال) یعنی جو حضرات محدث من اللہ اور ملہم من اللہ میں ان کا مسلک یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ، کبھی کبھی اپنے مخصوص بندوں کو حروف مقطعات کے معانی اور اسرار سے بذریعہ الہام کے مطلع فرما دیتے ہیں۔ محدثین (بکسر الدال) اور محدثین (بفتح الدال) میں حقیقی نزاع نہیں۔ محض لفظی نزاع ہے۔ محدثین۔ جو علم اور ادراک کی نفی کرتے ہیں وہ عوام کے اعتبار سے ہے اور اس نفی سے بھی علم یقینی کی نفی مراد ہے علم ظنی اور وجدانی کی نفی مراد نہیں، اور محدثین (بفتح الدال) جو حروف مقطعات کے معانی کے علم اور ادراک کے قائل ہیں وہ خواص کے لیے قائل ہیں نہ کہ عوام کے لیے اور پھر خواص کو بھی جو علم ہوتا ہے وہ ظنی اور وجدانی ہوتا ہے۔ قطعی اور یقینی نہیں ہوتا اور عجب نہیں کہ حروف مقطعات عالمِ غیب میں ذوالوجوہ ہوں کسی پر کوئی معنی اور کسی پر کوئی معنی منکشف ہوں۔ مثلاً کسی پر یہ منکشف ہوا ہو کہ حروف مقطعات اسماء الٰہی ہیں اور کسی پر یہ منکشف ہوا ہو کہ یہ اسماء سور ہیں۔ جس کسی نے جو کچھ کہا وہ اپنے مکاشفہ اور مشاہدہ کے لحاظ سے کہا اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کریم کو عربی زبان میں اتارا۔ عربی زبان کے اعتبار سے حروف مقطعات حروف تہجی کے اسماء ہیں۔ سورتوں کے شروع میں طرح طرح کے لطائف اور معارف اور قسم قسم اعجاز کی رعایت کے ساتھ ان کو لایا گیا ہے لہٰذا ائمہ عربیت اور علامہ زمخشری اور قاضی بیضاوی کا یہ قول

محدثین اور محدثین کے قول کے ہرگز منافی اور مخالف نہیں۔ علامہ زمخشری اور بیضاوی کا قول لسان ''عربی'' مبین کے قواعد پر مبنی ہے اور محدثین (بکسر الدال) کا قول کہ حروف مقطعات متشابہت سے ہیں ظاہر شریعت پر مبنی ہے اور محدثین (بفتح الدال) یعنی اولیاء اللہ اور عارفین کا قول باطن شریعت پر مبنی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ہر آیت کے لیے ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور پھر ہر ظاہر اور ہر باطن کے لیے کچھ وجوہ ہوتے ہیں کوئی عالم کسی وجہ کو اختیار کرتا ہے اور کوئی کسی وجہ کو۔

مندرجہ بالا سطور میں جو بحث کی گئی یوں تو تفصیلی ہے لیکن بعض مقامات علوم مخفی و باطنی میں ایسے آتے ہیں جہاں یہ بیان کیا جاتا ہے یا اس بات کا تاثر دیا جاتا ہے کہ علوم باطنی ایسی پوشیدہ شہ ہے جس کو ہر کسی پر ظاہر نہیں کیا جا سکتا یا ظاہر نہیں ہوتے یا ہر کسی کی تفہیم و عقل سے ماوراء ہیں۔ کوئی علم یا بات کسی کی سمجھ یا ذہانت یا علم سے برتر ہونا تو بلاشبہ ممکن ہے لیکن جب یہ بات آنحضرت ﷺ کے حوالے سے کی جاتی ہے تو کچھ عجیب ہی قابل اعتراض لگتی ہے۔ مثلاً ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے علم کے دو برتن عطا کیے۔ ایک کو میں نے پھیلا دیا یعنی تعلیم کر دیا جبکہ دوسرے کو ظاہر کروں تو میری رگ حیات کاٹ دی جائے۔ اب دیکھا جائے تو ایسی باتیں آنحضرت ﷺ پر الزام کی سی لگتی ہیں اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر رسول اللہ نے تمام مسلمانوں کو علم کے دونوں برتن کیوں نہ عطا کیے۔ قرآن کو دیکھیں تو وہاں اس سوال کے حوالے سے واضح حکم ملتا ہے۔

یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک
وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ٥
سورہ مائدہ آیت 66

اے رسول جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے پہنچا دیجئے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہیں کی۔

اب سوچیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی زندگی مجسم تشریح قرآن ہے کیا حکم قرآن و حکم الٰہی کے خلاف عمل کرتے رہے اور وہ علم اور وحی جو اللہ نے آپ پر نازل کی اللہ کی ہر آیت کے برعکس صرف چند یا ایک آدھ فرد تک پہنچائی۔ کیا شرمناک سوچ ہے۔ اللہ ہم سب کو معاف فرمائے اور اس بات کی توفیق دے کہ ہم جب اس فانی دنیا کی سب سے برتر ہستی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے بارے میں گفتگو کریں تو بلا سند اور صحیح حدیث کے ایسی بات نہ کریں جو ہماری آخرت اور دنیا دونوں کو خراب کر دے۔

علمی حوالے سے آپ کے جو بھی نظریات ہوں اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا، آپ کے پاس علم ہے تو دنیا کے کسی بھی فرد سے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر آپ خوش قسمتی سے مسلمان ہیں اور احترام نبی ﷺ کا دعویٰ بھی کرتے ہیں تو پھر آنحضرت کا نام لے کر ایسی بات نہ کریں کہ قیامت کے دن آپ دربار الٰہی میں پیش ہوں تو اس کی محبوب ہستی کے بارے میں غلط گفتگو کرنے کا الزام آپ کے چہرے کو سیاہ کر دے اور آپ کے رگ و جان سے ندامت کے آنسو خون کی شکل میں جاری ہوں۔ اللہ ہم سب کو ہدایت فرمائے۔

جاری ہے.............

حافظ محمد فرخ جاوید

ماہ نومبر کے خاص اعمال

ماہ رواں میں بننے والی کواکبی نظرات کے خاص اعمال روحانی

قارئین راہنمائے عملیات' خالد روحانی جنتری اور خالد ہندی جنتری کو سلام۔

دشمن کو ذہنی نقصان پہنچانا

عطارد تربیع مریخ

	ابتداء نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	01-11-2009	02-11-2009	03-11-2009
وقت	10:06	05:51	01:38

اس نحس نظر کو کسی کا کاروبار برباد کرنے، تکنیکی مہارت رکھنے والے کے امور میں ناکامی اور کسی کو ذہنی امراض میں مبتلا کرنے کے لیے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ جاری کواکبی صورتحال میں اس نحس نظر کو ظالم دشمن کو ذہنی مریض بنانے اور دماغی بدحالی کا شکار کرنے کے لیے زیادہ بہتر طریقہ سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

بسا اوقات لوگ اپنی ذہانت کا ناجائز مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں اور اپنے اردگرد کے لیے عذاب جان بن جاتے ہیں اور شریف لوگ ان کی وجہ سے مسائل کا شکار ہو کر ذہنی سکون کھو بیٹھتے ہیں۔ اس نحس وقت کو استعمال میں لا کر شر پسندوں کے شر کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اللہ کے ذات سے پوری امید ہے کہ درج ذیل عمل سے دشمن ذہنی طور پر اس قابل نہ رہے گا کہ نقصان پہنچا سکے۔ عمل کی تیاری کے لیے حروف صوامت کے ملفوظی اعداد لے لیں اور مربع نقوش آتشی اور خاکی چال سے تحریر کریں۔ نقوش بمعہ چال درج ذیل ہیں:۔

آتشی چال

١	١٤	١١	٨
١٢	٧	٢	١٣
٦	٩	١٦	٣
١٥	٤	٥	١٠

نقش

٧٨٦

یا اللہ یا اللہ

٢٤٠	٢٥٤	٢٥١	٢٤٧
٢٥٢	٢٤٦	٢٤١	٢٥٣
٢٤٥	٢٤٩	٢٥٦	٢٤٢
٢٥٥	٢٤٣	٢٤٤	٢٥٠

خاکی چال

٨	١١	١٤	١
١٣	٢	٧	١٢
٣	١٦	٩	٦
١٠	٥	٤	١٥

نقش

٧٨٦

یا اللہ یا اللہ

٢٤٧	٢٥١	٢٥٤	٢٤٠
٢٥٣	٢٤١	٢٤٦	٢٥٢
٢٤٢	٢٥٦	٢٤٩	٢٤٥
٢٥٠	٢٤٤	٢٤٣	٢٥٥

نقوش کو تحریر کرتے وقت لوہے کی قلم اور کالی سیاہی استعمال کریں اور حسب عمل بخور جلائیں۔ نقوش تحریر کرنے کے بعد آتشی کو جلادیں اور خاکی کو دشمن کے گھر میں دبا دیں۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو قبرستان میں پرانی قبر کے پاس یا ویران و بنجر علاقہ میں دفن کر دیں۔ اللہ کی ذات نے چاہا تو دشمن ذہنی بیماری کا شکار ہو کر اپنی چوکڑی بھول جائے گا۔ عمل کے اختتام کے بعد حسب توفیق صدقہ دے دیں۔

دشمن کو مالی طور پر بدحال کرنا

عطارد تربیع مشتری

	ابتداء نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	08-11-2009	08-11-2009	09-11-2009
وقت	03:53	19:43	11:36

عطارد مشتری کی تربیع دشمن کے کاروباری املاک کو نقصان پہنچانے، ناکام کرنے اور ذہنی طور پر بیمار کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے مگر جاری کو ایسی صورتحال کو دشمن کو مالی طور پر پریشان کرنے کے لیے بہتر طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ جن عملیات کو بھی بیان کیا جائے گا ان کو نیک مقاصد اور دفاعی ہتھیار کے طور پر استعمال کریں نہ کسی پر حملہ کرنے اور نقصان کے لیے استعمال میں لائیں۔ حرف غ کی عددی قیمت بحساب ابجد قمری لیں اور اس کو ضرب فی نفسہ دے کر بادی اور آتشی چال سے مربع نقوش تحریر کریں۔ بادی کو کسی ترش پھل والے درخت سے باندھ دیں اور آتشی کو جلادیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ ظالم دشمن کو اپنی پڑ جائے گی اور وہ مظلوم کا پیچھا چھوڑ دے گا۔ نقوش درج ذیل ہیں۔

ان نقوش کی تیاری کے وقت بخورات جو نحس کاموں کے لیے استعمال ہوتے ہیں ان کو استعمال میں لائیں۔ عمل کو طاقت دینے کے لیے دشمن کا نام بمع والدہ کے اعداد نکال کر نقوش بنائیں۔ بعداز عمل صدقہ ضرور دیں۔ بخورات کے حصول کے لیے ادارہ سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

آتشی چال

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

نقش

۷۸۶

یا اللہ — یا اللہ

۲۴۹۹۲	۲۵۰۰۶	۲۵۰۰۳	۲۴۹۹۹
۲۵۰۰۴	۲۴۹۹۸	۲۴۹۹۳	۲۵۰۰۵
۲۴۹۹۷	۲۵۰۰۱	۲۵۰۰۸	۲۴۹۹۴
۲۵۰۰۷	۲۴۹۹۵	۲۴۹۹۶	۲۵۰۰۲

بادی چال

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

نقش

۷۸۶

یا اللہ — یا اللہ

۲۵۰۰۶	۲۴۹۹۲	۲۴۹۹۹	۲۵۰۰۳
۲۴۹۹۸	۲۵۰۰۴	۲۵۰۰۵	۲۴۹۹۳
۲۵۰۰۱	۲۴۹۹۷	۲۴۹۹۴	۲۵۰۰۸
۲۴۹۹۵	۲۵۰۰۷	۲۵۰۰۲	۲۴۹۹۶

دشمنوں کو حکام بالا کی نگاہ سے گرانے کے لیے

شمس تربیع مشتری

	ابتداء نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	09-11-2009	10-11-2009	12-11-2009
وقت	21:28	23:42	01:59

اس نحس نظر استعمال اس وقت کیا جاتا ہے جب دشمن طاقت اور حیثیت میں زیادہ ہو۔ جاری کو ایسی صورتحال میں اس نحس نظر کے استعمال سے صاحب حیثیت دشمن جو اپنے رتبہ اور مقام کی وجہ سے تنگ کر رہا ہو کو مکمل طور پر تو نحوست کا شکار نہیں کیا جاسکتا ہے مگر اس حد تک کامیابی ضرور حاصل کی جاسکتی ہے کہ اس کے زور کو توڑ دیا جائے اور اُس کو اُن کی نگاہ میں گرا دیا جائے جن کی نظروں میں وہ اپنے آپ کو محترم سمجھتا ہے یا وہ لوگ جو اُس کو اس قابل سمجھتے ہیں کہ معاشرے میں اُس کو اُٹھنے بیٹھنے کے قابل سمجھا جائے۔

اس نظر کے تحت ایسے اعمال تیار کیے جاتے ہیں جو دشمن کے مال و دولت کی تباہی اور مال و دولت کی بنیاد پر حاصل کی جانے والی عزت میں کمی کو لے کر آتے ہیں۔ ذیل میں عمل دیا جارہا ہے۔ آپ اس عمل کی مدد سے اپنے دشمن کے شر سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ ہاں! مگر یہ یاد رہے کہ ناجائز اور ناحق کرنے والے جو بھی کرے گا وہ اپنی گور گردن پر کرے گا۔ جائز معاملات میں بھی اس کو دھیان سے استعمال میں لے کر آئیں۔ ذیل میں نقوش دیے جارہے ہیں۔

آتشی چال

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

نقش

۷۸۶

یا اللہ — یا اللہ

۴۰۰	۴۱۳	۴۱۰	۴۰۷
۴۱۱	۴۰۶	۴۰۱	۴۱۲
۴۰۵	۴۰۸	۴۱۵	۴۰۲
۴۱۴	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۹

نقش

یا اللہ ۷۸۶ یا اللہ

۴۰۰	۴۱۳	۴۱۰	۴۰۷
۴۱۱	۴۰۶	۴۰۱	۴۱۲
۴۰۵	۴۰۸	۴۱۵	۴۰۲
۴۱۴	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۹

یا اللہ یا اللہ

خاکی چال

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

ان نقوش کی تیاری کے لیے اگر آپ متعلقہ کواکب میں سے کسی ایک کی منسوبی ساعت میں یہ عمل تیار کریں تو یہ زیادہ موزوں رہے گا۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ یہ عمل آپ نے کسی بند جگہ پر بیٹھ کر تیار نہ کرنا ہے۔ کسی ویران مکان کے آنگن میں یا چھت پر بیٹھ کر آپ کو یہ سارا کام کرنا ہے۔ قلم لوہے کی استعمال کریں اور سیاہی کے لیے کالا رنگ رال میں ڈال کر سیاہی کو تیار کریں۔ دوران عمل منہ میں کالی مرچ رکھیں۔ عمل شروع کرنے سے پہلے بدنی حصار کرلیں۔ یہ بات یاد رہے کہ عمل شروع کرنے سے پہلے اور اختتام کے بعد صدقہ دینا نہایت ضروری ہے۔ حسب توفیق جانور ذبح کر کے دیں۔ رنگ سنہری مائل ہو اور جنس مذکر ہو۔

اوپر بیان کردہ نقوش کو کاغذ پر تحریر کریں۔ عمل کے اختتام کے بعد آتشی کو کسی بھٹی کے پاس دفنا دیں' اور خاکی کو کسی ایسی جگہ دبائیں جہاں لوگوں کی آمد و رفت نہ ہونے کے برابر ہو۔

اللہ کی ذات بابرکات سے پوری اُمید ہے کہ آپ اپنے دشمن کے ظلم سے نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور آپ کی پریشانیوں میں کمی واقع ہونا شروع ہو جائے گی۔

عاشق کے سر سے محبت کا بھوت بھگانے کے لیے

زہرہ تربیع مریخ

	ابتدائے نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	18-11-2009	19-11-2009	20-11-2009
وقت	11:35	13:23	14:57

نحس نظر کے تحت لازم ہے کہ نحس اعمال ہی آئیں گے۔ اس لیے میں ایک ایسا عمل پیش کرنے جا رہا ہوں جس کے استعمال سے آپ ان دو افراد کے درمیان تفریق اور جدائی پیدا کر سکتے ہیں جن کے درمیان تفرقہ یا جدائی ڈالنا شرعاً جائز ہو۔ اب یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے کہ کیا جائز ہے اور کیا ناجائز۔ ناجائز کرنے والا اپنی گور گردن پر کرے گا۔

درج ذیل عمل آپ کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے گا اور عاشق کے سر سے عشق کا بھوت اُتر جائے گا۔ عمل کے لیے پاک صاف جگہ کا انتخاب کر لیں اور کواکب کے مزاج کے مطابق بخور جلالیں۔ آپ کو دو طرح کے نقش تیار کرنا ہیں ایک آتشی اور ایک خاکی۔ آتشی کو جلا دیں اور خاکی کو کسی قبرستان میں کسی پرانی قبر کے پاس دفنا دیں۔ انشاء اللہ آپ کچھ ہی دنوں میں اس عمل کا اثر دیکھیں گے اور زوجین میں تفریق ہو جائے گی۔ اس عمل کو وہ لوگ بھی بخوبی استعمال کر سکتے ہیں کہ جن کے خاوند یا بیوی کے تعلقات غیر لوگوں سے قائم ہو چکے ہوں۔ اور حالات کسی بھی طرح قابو میں نہ آ رہے ہوں۔ وہ اللہ کا نام لے کر اس عمل سے کام لیں اُن کو ضرور اپنے مقصد میں کامیابی ملے گی۔

عمل کے بعد حسب توفیق صدقہ دیں تا کہ آپ کسی بھی قسم کی رجعت سے محفوظ رہ سکیں۔

آتشی چال

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

نقش

یا اللہ ۷۸۶ یا اللہ

۳۵۴	۳۵۷	۳۱۰	۳۴۷
۳۵۹	۳۴۸	۳۵۳	۳۵۸
۳۴۹	۳۶۲	۳۵۵	۳۵۲
۳۵۶	۳۵۱	۳۵۰	۳۶۱

یا اللہ یا اللہ

خاکی چال

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

نقش

یا اللہ ۷۸۶ یا اللہ

۳۴۷	۳۶۰	۳۵۷	۳۵۴
۳۵۸	۳۵۳	۳۴۸	۳۵۹
۳۵۲	۳۵۵	۳۶۲	۳۴۹
۳۶۱	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۶

یا اللہ یا اللہ

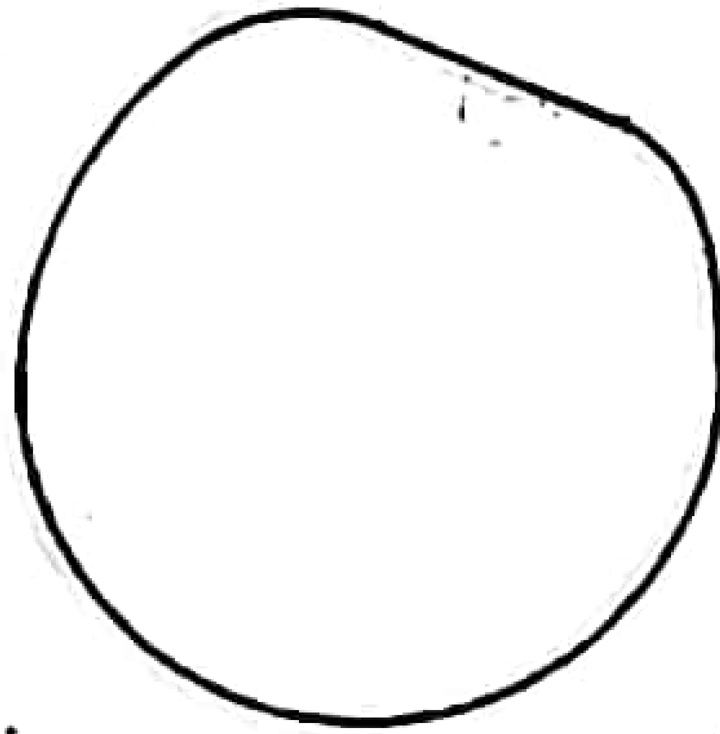
لیموں کو غذا کا جزو بنائیے

تحقیق کے بعد غیر ملکی ماہرین اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ لیموں وزن کم کرنے کے سلسلے میں بہت کارگر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس مختصر سے پھل کا ہمارے نظام ہضم پر بڑا اچھا اثر پڑتا ہے۔ آپ اپنے غذا میں لیموں کا رس استعمال کریں یا اس کا چھلکا، یہ سب غذا کی مقویات کو جذب کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ آپ ورزش کے ساتھ ساتھ صحت بخش غذا استعمال کریں اور اگر غذا میں لیموں بھی شامل رہے تو آپ کا فاضل وزن کم ہونے لگتا ہے۔

اگر نظام ہضم کی کارکردگی درست نہ ہو تو جسم کے لیے ان مقویات کا حصول مشکل ہو جاتا ہے، جو چکنائی کو جلانے کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔ نیز یہ کہ اس دوران جو سمی مادہ جسم میں جمع ہو جاتا ہے وہ کمزوری اور تکان کا باعث ہوتا ہے۔ یہ صورت حال ایسی ہوتی ہے کہ اس میں فاضل وزن کم نہیں ہو پاتا۔

اس صورت حال سے نپٹنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ لیموں استعمال کیا جائے، جو موثر طریقے سے جسم سے سمی مادے کو بھی خارج کرے گا اور نظام ہضم کا کارکردگی بھی معمول کے مطابق کر دے گا۔

لیموں میں سات سے آٹھ فی صد ترشہ ترنج ہوتا ہے۔ یہ مقدار کسی اور پھل میں نہیں ہوتی۔ اس ترشے کا دیگر انزائمز اور تیزابوں کے ساتھ باہمی عمل ہوتا ہے، جس کی وجہ سے معدے میں رطوبت خارج ہوتی ہے۔ لیموں میں چونکہ تیزابیت بہت ہوتی ہے، لہذا اگر اس کا چھوٹا ٹکڑا بھی استعمال کرلیا جائے تو یہ غذا ہضم کرنے میں موثر کردار ادا کر سکتا ہے



اور خون میں شکر بڑھنے کا امکان کم کر دیتا ہے۔ لیموں کے چھلکے میں Pectin اور ریشہ ہوتا ہے، جو معدے میں ایک لچک دار جل کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ یہ جل آنتوں کی اندرونی سطح سے چپک جاتی ہے اور شکر کے جلد جذب ہونے میں مانع ہوتی ہے۔ امریکن انسٹی ٹیوٹ آف نیوٹریشن کے رسالے میں ایک تحقیقی رپورٹ شائع ہوئی ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ Pectin کئی کئی گھنٹے بھوک کا احساس نہیں ہونے دیتی۔ لیموں کا عرق کیلشیم کے جذب ہونے میں بھی مددگار ہوتا ہے، جو خلیوں میں چکنائی کی جگہ لیتا ہے۔

کھانے کے سلسلے میں سات بنیادی طریقے یاد رکھیے۔ صبح سویرے ہلکے گرم پانی میں لیموں کا رس ملا کر پئیں، لیموں میں پایا جانے والا ترشہ ترنج پورے دن آپ کے نظام ہضم پر مثبت اثر ڈالے گا۔ اس کے علاوہ پانی آپ کے جسم سے غیر ضروری مادوں کے اخراج میں مدد دے گا۔ دن میں چھ سے آٹھ گلاس پانی پئیں۔ دن میں کم از کم پانچ بار مناسب مقدار میں پھل اور سبزی کھائیے۔ اگر آپ اپنے کھانے پر لیموں کا رس چھڑک لیں گے تو اس کی شکر کی سطح تیس فی صد کم ہو جائے گی۔ بہتر ہوگا کہ اپنی سلاد یا سوپ تیار کرتے وقت اس میں لیموں کے چھلکے بھی شامل کرلیں۔

اپنی غذا میں ایسی اشیاء شامل کرنے سے گریز کیجیے جن میں شکر کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ مثلاً چوکر نکلے آٹے کی روٹی، چاول، آلو اور کورن فلیکس وغیرہ۔ ایسی غیر مصفا اشیاء جیسے لوبیا اور مسور جن میں ریشہ زیادہ ہوتا ہے، خوب کھائیے۔ جن غذائی اشیاء میں ریشہ زیادہ ہوتا ہے، وہ کاربوہائیڈریٹ کے شکر میں تبدیل ہونے کی رفتار سست کر دیتی ہیں۔

اپنا کھانا مقررہ وقت پر کھائیے۔ کھانا آہستہ آہستہ اچھی طرح چبا چبا کر کھائیے۔

یہ بات یاد رکھیے کہ معمولی سے معمولی جذباتی تناؤ بھی آنتوں کی کارکردگی پر اثر انداز ہو سکتا ہے اور نتیجتاً غذا ٹھیک سے ہضم نہیں ہو پاتی۔

علاج اور حفظِ صحت میں غذا کا کلیدی کردار

قدیم یونانی چائے کو غذا و برگ کہا کرتے تھے، جسے نزلہ وزکام کا مداوا سمجھتے تھے، مصری اطبا لہسن کو درد سر، عوارض حلق اور سستی میں استعمال کرتے تھے۔ امریکی دیسی طب میں سیب کو نقرس، گٹھیائی دردوں، یرقان اور دیگر امراض کا علاج سمجھا جاتا تھا۔ اب بھی یہ یقین واثق ہے کہ علاج اور حفظِ صحت میں غذا کا کلیدی کردار ہوتا ہے۔

سیب

یہ کولیسٹرول خون اور بلند فشار خون کو کم کرتا ہے۔ شکر خون کو درست، بھوک کو کم اور نزلہ و زکام کا امکان کم کرتا ہے۔ اس میں پانی میں حل پذیر ریشہ پیکٹین ہے، جس کی تاثیر سے کولیسٹرول خون کم ہوتی ہے، اگر ۲-۳ سیب روز کھائے جائیں تو ایک ماہ میں کولیسٹرول خون ۸۰ فی صد تک کم ہو سکتا ہے، سیب کھانے سے شکر خون درست رہتی ہے۔ سیب کھانے والوں میں نزلہ و زکام اور ٹھنڈ لگنے کا امکان کم ہوتا ہے۔ روزانہ ۲-۳ سیب کھانا مفید ہے۔

کیلا اور سبز خام کیلا

استر معدے کے لیے مفید ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ تیزاب معدے کے لیے مفید ہے، اس میں پیکٹین بھی ہوتا ہے، جو کولیسٹرول خون کم کرتا ہے۔

بروکولی

بروکولی (شاخ گوبھی) اس کی کی تاثیر سرطان قولون کا امکان کم ہوتا ہے۔ یہی تاثیر سبز پتی والی ترکاریوں کی ہے۔

گاجریں

ان کے کھانے سے سرطان کا امکان کم ہوتا ہے۔ خصوصاً وہ سرطان جو تمباکو نوشی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ یہ تاثیر گاجر کی بیٹا کیروٹین کی وجہ سے ہوتی ہے، جو حیاتین الف کی پیش رو ہے اور جسم میں حیاتین الف میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ روزانہ ایک گاجر کھانے والوں کو ہلہ اور پھیپڑے کے سرطان کم ہوتے ہیں۔ یہی تاثیر شکر قندی اور سبز پتی والی ترکاریوں میں ہے۔

لہسن

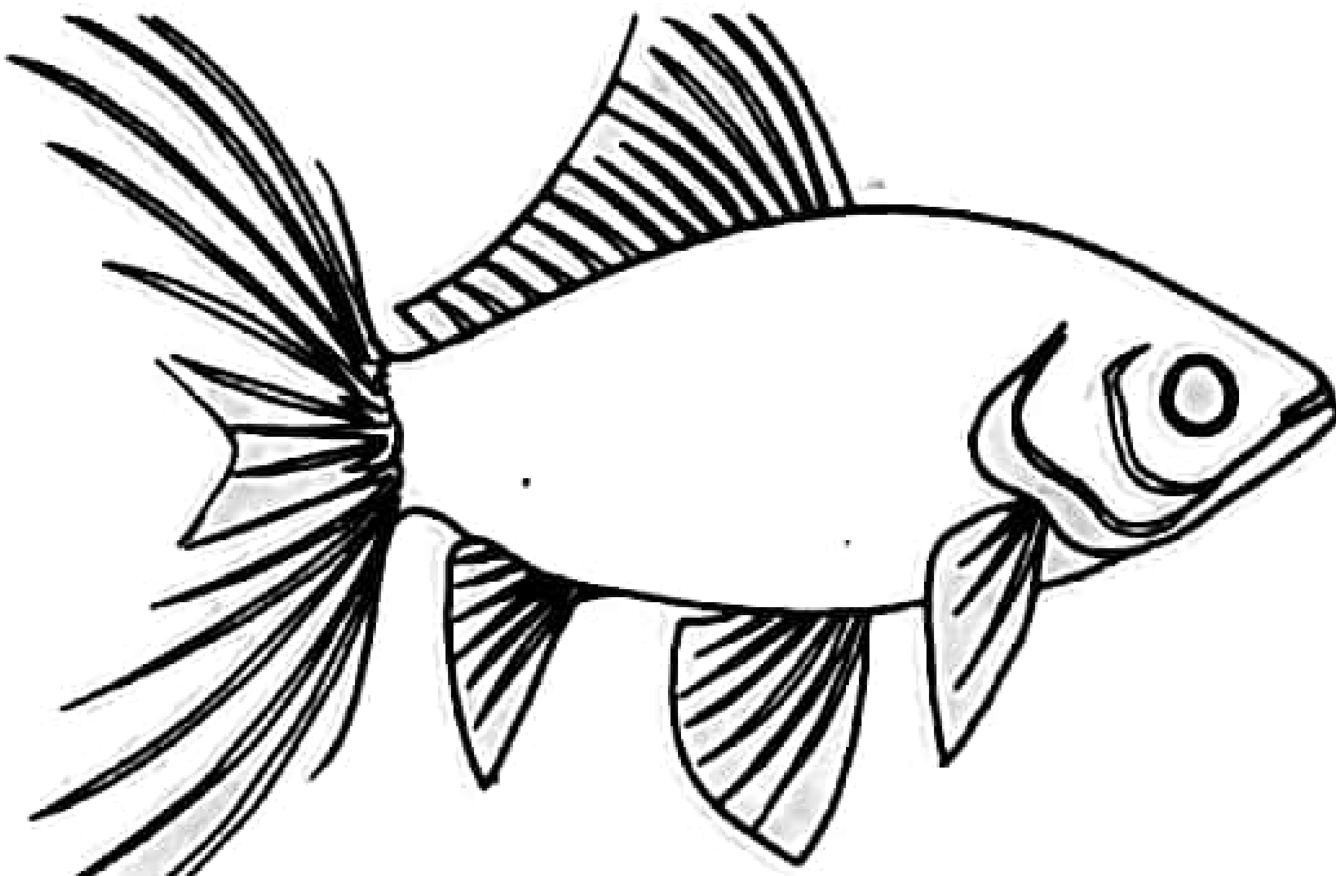
اس کے کھانے سے ماموئی نظام کو تقویت ملتی ہے اور انجماد خون کا امکان کم ہوتا ہے۔ عفونت اور امکان سرطان کم ہوتا ہے۔ نزلہ وزکام، کھانسی اور آنتوں کے عوارض میں مفید ہے۔

پیاز

یہ کل کولیسٹرول کم اور مفید کولیسٹرول میں اضافہ کرتی ہے۔ انجماد خون کم ہوتا ہے اور شکر خون درست رہتی ہے۔ امکان سرطان کم کرتی ہے۔ روزانہ نصف پیاز کافی ہے، چربیلی غذا کے بعد پیاز کھانے سے انجماد خون کا تدارک ہوتا ہے۔

مچھلی

اس کے کھانے سے حملہ قلب اور فالج کا امکان کم ہوتا ہے۔ حلوین اور خراب کولیسٹرول خون اور انجماد خون کا امکان بھی کم ہوتا ہے۔ مفید کولیسٹرول میں اضافہ ہوتا ہے (مفید کولیسٹرول میں



اضافے کے لیے مزید فائدہ شکر کم کھانا، روغن زیتون یا روغن کینولا کھانا لہسن، پیاز کانا، فربہی کم کرنا، تمباکو کا استعمال کم کرنا اور چہل قدمی سے بھی ہوتا ہے) گٹھیا نما عارضے کی تکلیف کم، درد شقیقہ، قدامیہ، قولون، پستان البلعہ، پھیپھڑے کے سرطان کم، جوڑوں کے درد کم ہوتے ہیں۔ یہ دمے میں مفید اور ذہنی قوت میں اضافہ کرتی ہے۔ یہ دافع سوزش ہے اور مامونی نظام کو منظم کرتی ہے، اسکیمو جو زیادہ تر مچھلی کھاتے ہیں، خصوصاً چربیلی مچھلی اور ان کے اومیگا-۳ روغنیات (یعنی سلیمانی، ٹیونا، میکرل اور سارڈین روغنی مچھلیاں) زیادہ استعمال کرتے ہیں، وہ عارضہ رگ دل میں مبتلا نہیں ہوتے۔

دودھ

یہ پوک استخوانی (جھنی، بھربھری ہڈیوں) کے امکان کو گھٹاتا ہے۔ آنتوں کی عفونتیں، اسہال اور السر معدہ سے تحفظ دیتا ہے۔ بلند فشار خون، کولیسٹرول خون اور سرطانِ قولون کے امکان کو کم کرتا ہے۔

دہی

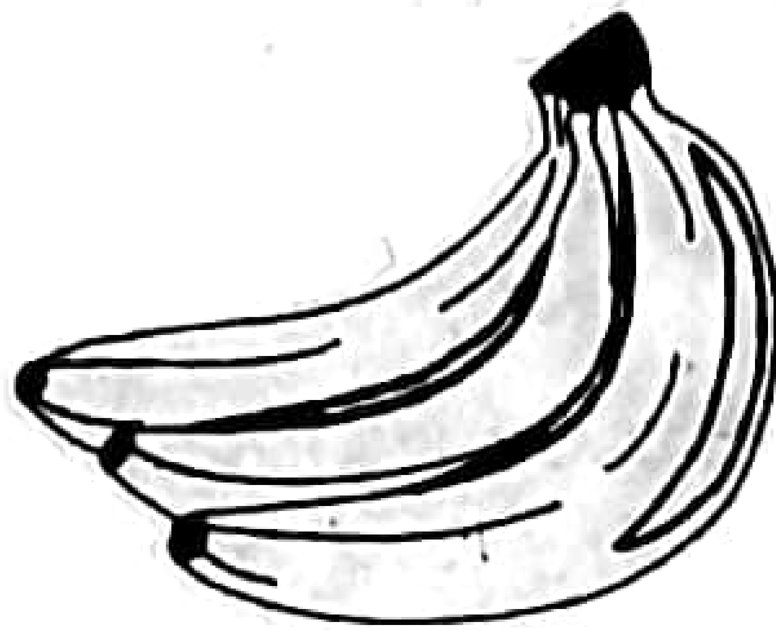
اس کی تاثیر سے اسہال کا سدباب اور آنتوں کی عفونت کم ہوتی ہے، یہ مانع سرطان بھی ہے، اس میں قدرتی ضد حیوی (اینٹی بایوٹک) ہوتی ہے۔

چائے

چائے کے پینے والوں میں کہنہ دندان (کھوڑ دانت) کا امکان کم ہوتا ہے اور سرطان ساز عوامل گھٹ جاتے ہیں۔ گو اس کی کثرت سے سبزیجاتی خوراک سے فولاد کا جذب کم ہو جاتا ہے۔ (مزید یہ کہ چائے کی کثرت سے پستانوں میں کیسہ سازی ہوتی ہے)

نارنگی اور دیگر لیموئی پھل

مانع سرطان، دافع تنفسی امراض، مثلاً دمہ (کیوں کہ ان میں پیکٹین ہے، یہ مانع سفید موتیا، مانع تکسید ہے، دافع قبض اور سوڑھے کے عوارض کو کم



کرتے ہیں۔ ان کی حیاتین ج اور بیٹا کیروٹین سے سرخ جسیمات خون کی تخثلی نہیں بنتی۔ یہ مانع تکسید ہونے کی وجہ سے خون میں آکسیجن کا دوران درست رکھتے ہیں۔ ترش پھل سے فولاد کے جذب میں اضافہ ہوتا ہے، اسے فولاد دار غذاؤں (گوشت، انڈے، پالک، دیگر سبزیات اور دالوں) کے ساتھ لینا چاہیے، مردوں میں قوت باروری میں اضافہ ہوتا ہے۔

امرود

اس میں حیاتین ج ہوتا ہے۔ خوبانی، آڑو، تربوز، آم، پپیتا میں بیٹا کیروٹین ہوتا ہے، جس سے جسم میں حیاتین الف ساخت ہوتی ہے۔ اسٹور کی ہوئی سبزیوں کے مقابلے میں تازہ ترکاریوں میں حیاتین زیادہ ہوتے ہیں۔ تازہ ٹماٹر میں حیاتین ج، نارنجی گاجر میں بیٹا کیروٹین (حیاتین الف کی پیش رو) خوب ہوتے ہیں۔ شلجم کے پتوں سے رائبوفیلاوین، حیاتین ج، حیاتین بیٹا کیروٹین (حیاتین الف کی پیش رو) ہوتا ہے، مٹر سے تھایامین اور لحمیات، سبز مرچوں میں حیاتین ج، بیٹا کیروٹین اور گہری سبز پتی والی ترکاریوں میں کیلشیم، فولاد، بیٹا کیروٹین ہوتے ہیں۔

غذا کی اہمیت تحفظ امراض میں

0 سوزش مفاصل (جوڑوں کی سوزش) میں روغنی مچھلی مفید ہے۔

0 دمہ کے لیے روغنی مچھلی، پیاز، چائے، کافی مفید ہوتے ہیں۔

0 سرطان کے لیے دہی، مچھلی کا تیل، جس میں اومیگا-۳ روغن ہوتا ہے۔ بند گوبھی، بروکولی، پھول گوبھی، کم چکنائی والا دودھ، گندم کی بھوسی، گاجر، پالک شکر قندی، خوبانی، لیموئی پھل، زرد و سبز ترکاریاں مفید ہوتی ہیں۔

0 عارضہ رگ دل کے لیے روغنی مچھلی، بیگن، انگور کا رس۔

0 کہنہ دندان (کھوڑ دانت) چائے، انگور کا رس، دودھ، پنیر۔

0 افراد کولیسٹرول کے لیے، بھوسی، جئی، دالیں، چکوترا، نارنگی، سیب، دہی، کم چکنائی والا دودھ، گاجر، لہسن، پیاز، جوادرک، بیگن، روغنی مچھلی، روغن زیتون۔

قبض کے لیے

0 بھوسی، گاجر، بند گوبھی، سیب مفید ہوتے ہیں۔

0 عطفیت قولون (ڈائی ورٹی کلوسس) کے لیے گندم کی بھوسی، دالیں، پھلیاں، بند گوبھی، گاجر، سیب، جئی (اوٹس) مفید ہوتے ہیں۔

0 پھیپھڑوں کی سوزش کے لیے روغنی مچھلی۔

0 بیماری حرکت (موشن سکنیس) کے لیے ادرک۔

0 داءالصدف یعنی سورائی سیس کی سوزش کے لیے، روغنی مچھلی۔

0 معدے اور آنت کے السر کے لیے پکا اور کچا کیلا، دہی، بند گوبھی کا عرق، دودھ مفید ہوتے ہیں۔

0 پیشابی نالی کی چھوت کے لیے کروندے (کرین بیر) کا عرق مفید ہوتا ہے۔

پانی قدرت کا عظیم عطیہ

پانی کو ہم بہت کم اہمیت دیتے ہیں حالانکہ ہمیں بخوبی علم ہے کہ ہم اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ ہمارے جسم کے ہر خلیے کو اپنا کام کرنے کے لیے پانی کی ضرورت ہے۔ انسانی جسم کو دن میں آدھے سے پون گیلن پانی درکار ہوتا ہے، تاکہ مقویات کو اپنی جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر سکے، جہاں ان کی ضرورت ہوتی ہے اور فضلے سے چھٹکارا پا سکے۔ نیز جسم کے درجہ حرارت میں باقاعدگی پیدا کر سکے۔ جس میں کیمیائی ردعمل اور بعض دیگر اہم کاموں کے لیے بھی پانی درکار ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے لیے پانی پینا نہایت اہم ہے۔ اگر ہم جسم میں پانی کی ضرورت کو پورا نہیں کرتے رہیں گے تو نابیدگی کی صورت پیدا ہو جائے گی اور ہمارے جسم صحیح طریقے سے کام نہیں کر سکے گا۔ مردوں کی نسبت خواتین کے لیے جسم میں پانی کی کمی کا مسئلہ زیادہ شدت اختیار کر لیتا ہے، کیونکہ خواتین کے جسم میں عضلات کم اور چکنائی زیادہ ہوتی ہے اور چکنائی اتنی اچھی طرح پانی کو نہیں روک رکھ سکتی، جس طرح یہ عضلات میں رُکا رہتا ہے۔

یاد رکھیے کہ پانی نہ صرف ہمارے جسم کی کارکردگی بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے، بلکہ یہ ہماری صحت کا بھی ضامن ہے۔

پانی جسم کی چربی کو گھلاتا ہے۔ دوسرے کیمیائی ردعمل کی طرح چکنائی گھلانے کے لیے پانی کی موجودگی بہت ضروری ہے۔ بعض سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ جسم میں پانی کی کمی ہو تو چکنائی ذخیرہ ہونے لگتی ہے۔

پانی سے پیٹ بھی بھرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پانی معدے میں کافی جگہ گھیر لیتا ہے اور ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ پیٹ بھر گیا ہے، لہذا ہم اور نہیں کھاتے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پانی بہترین ڈائٹ ڈرنک، ہوتا ہے، کیونکہ اس میں نہ چکنائی ہوتی ہے نہ حرارے۔

اکثر یوں بھی ہوتا ہے کہ کھانے کی طلب پانی پینے سے پوری ہو جاتی ہے۔ محسوس یہ ہوتا ہے کہ بھوک لگی ہے، لیکن اگر آپ کھانے کے بجائے تھوڑا تھوڑا پانی پی لیں تو اکثر غذا کی یہ طلب ختم ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ یہ بھوک نہیں تھی، بلکہ پیاس تھی۔

پانی دباؤ کے اثرات کا بھی مقابلہ کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ دباؤ ہمارے جسمانی نظام پر مختلف منفی اثرات ڈالتا ہے۔ اگر ہمارے جسم میں آبیدگی کافی رہے تو پورے نظام میں توازن قائم رہتا ہے اور دباؤ کی علامات کا توڑ کیا جا سکتا ہے۔

پانی تکان دور کرتا ہے۔ اگر آپ خالی خالی محسوس کریں تو ہو سکتا ہے آپ کے جسم میں آبیدگی کی کمی ہو۔ تکان نابیدگی کی ایک عام علامت ہے گو اکثر ہم اسے پہچان نہیں پاتے۔

پانی سے دماغ کو تقویت پہنچتی ہے اور نابیدگی دماغ کو گم کر دیتی ہے۔ بعض تحقیق کاروں کا خیال ہے کہ جسم میں پانی کی بہت کمی ہو جائے تو دماغ سکڑنے لگتا ہے اور سوچنے نیز توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت متاثر ہو جاتی ہے۔

پانی پینے سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ بڑھاپے کی آمد میں کچھ تاخیر ہو جاتی ہے۔ ماہرین کہتے ہیں کہ مختلف طرح کے کریم اور لوشن استعمال کرنے کی بجائے قدرت کا یہ عطیہ استعمال کیجیے تو جلد شاداب رہے گی اور جھریوں سے بچ سکیں گے۔

پانی ہمارے جسم کو فعال رکھتا ہے اس کی وجہ سے ہمارے جوڑ اور اعضا کی حرکت میں آسانی ہوتی ہے اور ان میں اکڑن پیدا نہیں ہوتی۔ یعنی یہ پانی ہمارے اعضا اور جوڑوں کے لیے ایک طرح کی چکنائی کا کام دیتا ہے۔

پانی پیشاب کی نالی کے تعدیے کو ختم کرتا ہے۔ ایک تحقیقی مطالعے کے دوران بیاسی فی صد خواتین نے یہ بات تسلیم کی ہے کہ مثانے کے تعدیے کے لیے پانی اکسیر ہے۔ معالجوں نے یہ بات مانی ہے کہ پانی ہمارے جسمانی نظام سے بیکٹیریا کو بہا کر لے جاتا ہے۔

یہ بات بھی معلوم ہوئی ہے کہ پانی قولون کے سرطان کا راستہ روکتا ہے۔ سیٹل (امریکہ) کے ایک تحقیقی مرکز میں جس کا تعلق سرطان سے ہے۔ سائنس دانوں نے پانی اور قولون کے سرطان کے درمیان ممکنہ تعلق کی نشان دہی کی ہے۔ تحقیق کاروں نے مشاہدہ کیا کہ جن خواتین نے روزانہ دو گلاس سے بھی کم پانی پیا ان کے مقابلے میں ان خواتین کے لیے قولون کے سرطان کا خطرہ نصف رہ گیا جو دن میں پانچ گلاس سے زیادہ پانی پیتی رہیں۔

قسط6

طب نبوی ﷺ

پیٹ کے درد اور ہاضمہ کا علاج

علاج:

ابونعیم نے کتاب الطب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ میں پیٹ کے درد کی وجہ سے مسجد میں لیٹا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا کیا تم بیمار ہو؟ میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا اٹھ کر کھڑا ہو اور نماز پڑھو کیونکہ نماز میں شفا ہے اور بعض روایات میں حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ اللہ کے ذکر سے نماز سے کھانا ہضم کیا کرو اور کھانا کھاتے ہی نہ سو جایا کرو اس سے تمہارے دل زنگ آلود ہو جائیں گے۔ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذکرِ اللہ اور نماز دین و دنیا کے لیے مفید ہے۔

"طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم" صحت و علاج کے حوالے سے ایک خاص اور نمایاں موضوع ہے۔ مضامین کا یہ سلسلہ قرآنی آیات اور احادیث نبوی ﷺ کے حوالے سے راہنمائی کرے گا۔

تل کے خواص اور امراض کا علاج

علاج:

ابونعیم نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن معاذؓ نے حضور ﷺ کے سامنے تل اور کھجوریں پیش کیں حضرت نے تناول فرمائیں اور ان کے لیے دعا فرمائی۔

فائدہ:

علماء نے لکھا ہے کہ اس میں یہ حکمت ہے کہ کھجور سے سوداوی مادے پیدا ہوتے ہیں اور تل سودا کو ختم کرتا ہے۔ کھجور سُدّے پیدا کرتی ہے اور تل سے کھل جاتے ہیں اس لیے آنحضرت ﷺ نے دونوں کو ملا کر تناول فرمایا کہ غذا معتدل ہو جائے۔

تلوں کے مزید خواص یہ ہیں کہ حلق کی خشونت دور کر کے آواز صاف کرتا ہے۔ رگوں کو ملائم کرتا ہے، ورم تحلیل کرتا ہے گردوں پر چربی پیدا کرتا ہے، تلوں کا شیرہ مصری کے ساتھ کھانے سے معدے کی جلن دور ہو جاتی ہے۔

پانی سے بخار کا علاج

علاج:

صاحب سفر السعادۃ لکھتے ہیں کہ بخار دوزخ کی لپٹ ہے اس لیے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جب کسی کو بخار آوے تو اس پر تین روز تک صبح کے وقت پانی ڈالا جائے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مستدرک میں بیان کیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار آتا تھا تو پانی کی مشک منگوا کر اپنے جسم مبارک پر چھڑکوایا کرتے تھے۔ امام ترمذیؒ نے حدیث نقل کرتے ہیں کہ بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے اس لیے اس کو ٹھنڈے پانی سے بجھانا چاہیے اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ نہر کے پانی میں بہاؤ کے رُخ پر سورج نکلتے ہی بیٹھے اور یہ دعا پڑھے:-

بسم اللہ اللھم اشف عبدک وصدق رسولک: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اے اللہ اپنے بندے کو شفا عطا فرما اور اپنے رسولؐ کو سچا کر۔

اور تین دن تک تین غوطے اس پانی میں لگائے اگر اچھا ہو جائے تو

بہتر ورنہ پانچ دن یا سات دن یا نو دن تک یہ عمل کرے۔ نو دن پورے نہ ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے انشاء اللہ شفا حاصل ہو گی۔ (یہاں تک حدیث کا مضمون ختم ہوا)۔

فائدہ:

بعض علما نے کہا ہے کہ یہ علاج ان لوگوں کے لیے خاص ہے جن کو سورج کی حرارت یا کسی گرم چیز کے کھانے سے یا تکان کی وجہ سے بخار آئے اور جو بخار مادے اور بلغم کی وجہ سے ہو تو اس کا یہ علاج نہیں ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے شک کرنے والوں کو قرآن سے فائدہ نہیں ہوتا، اسی طرح اس علاج سے بلغمی بخار کو فائدہ نہ ہوگا، اور جو شخص اس اعتقاد کے ساتھ علاج کرے کہ یہ رسولِ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا فرمودہ ہے اور آپؐ کی برکت سے حق تعالیٰ شفا عطا فرمائیں گے تو اس کو یقیناً اس طریقہ علاج سے بھی فائدہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔

دست بند کرنے کا علاج اور شہد

علاج:

بخاری و مسلم نے حدیث نقل کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کے پیٹ میں گڑبڑ کی وجہ سے دست آرہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جا کر اس کو شہد پلاؤ۔ وہ شخص دوبارہ آیا اور عرض کیا یا حضرت ﷺ اس علاج سے دست زیادہ ہو گئے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور پھر شہد پلاؤ۔ غرض اسی طرح وہ شخص دو تین بار آیا گیا۔ آخر کار آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سچا اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ اس شخص نے جا کر پھر شہد پلایا تو اس کا بھائی تندرست ہو گیا۔

فائدہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ اللہ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے معلوم ہو گیا تھا کہ اس شخص کے بھائی کے پیٹ میں کوئی خراب مادہ جمع ہو گیا تھا اور دستوں کے ذریعہ اس کا اخراج ضروری تھا اور شہد چونکہ مسہل ہے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین تھا کہ اس طریقہ سے وہ شخص اچھا ہو جائے گا (حدیث کا مضمون ختم ہوا)۔

فائدہ مزید:

یہاں معلوم ہونا چاہیے کہ طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور طب جالینوس میں اگرچہ علماء نے حتی الامکان تطابق پیدا کرنے کی کوشش کی ہے لیکن حقیقت میں دونوں طریقوں میں بڑا فرق ہے، کیونکہ طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم وحی الٰہی ہے اور دوسری طب صرف ذہنی اُپج اور تجربہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لیے دونوں طریقوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی لوگ شفایاب ہو سکتے ہیں جن کا ایمان مضبوط اور اعتقاد محکم ہو۔ بعض ملحدین اعتراض کرتے ہیں کہ شہد تو دست آور ہے تو دست روکنے میں کیسے کارآمد ہوگا۔ ان لوگوں کا یہ جواب ہے کہ دست کبھی تو بدہضمی



کی وجہ سے آتے ہیں اور کبھی معدے میں فاسد مادے جمع ہونے کی وجہ سے دستوں کی شکایت ہوتی ہے۔ فاسد مادہ کی وجہ سے جب دست آتے ہیں تو ایسی صورت میں دست بند کرنا مضر ہوگا۔ ایسی صورت میں تو دستوں کے ذریعہ فائدہ مادے کا اخراج ہونا ضروری ہے اور کے نکالنے کے لیے شہد خصوصاً گرم پانی میں ملا کر دینا مفید ہوتا ہے۔ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جا کر مریض کو شہد پلاؤ تاکہ اس کا مادہ خارج ہو جائے اور وہ تندرست ہو۔ صدق اللہ ورسولہ۔

اخراوٹ اور پنیر کے خواص

علاج:

تنزیہ الشریعت میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پنیر بھی بیمار ہے اور اخروٹ بھی۔ لیکن جب یہ دونوں پیٹ میں اُتر جاتے ہیں تو شفا ہو جاتی ہے۔

فائدہ:

اس حدیث میں اگر چہ بعض علماء نے کلام کیا ہے، مگر یہ ارشاد طب کے مطابق ہے اس لیے کہ پنیر دوسرے درجہ میں سرد تر ہے اور اخروٹ دوسرے درجہ میں گرم وخشک ہے۔ دونوں کو ملا کر کھانے سے دونوں کا اعتدال ہو جاتا ہے، اور دونوں چیزیں ایک دوسرے کی مصلح ہو جاتی ہیں۔

سونٹھ کے خواص اور امراض کا علاج

علاج:

ابو نعیم نے ابو سعید سے روایت کی ہے کہ بادشاہ روم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سونٹھ کا مربہ ایک برتن میں تحفہ بھیجا، آپ نے تھوڑا تھوڑا کھایا اس میں سے۔

فائدہ:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدن کی قوت و صحت کے لیے معجونات کا استعمال شریعت میں منع نہیں ہے۔ سونٹھ کا مربہ بھوک لگاتا ہے۔ کھانا ہضم کرتا ہے۔ قے کو روکتا ہے۔ کسل کو ختم کرتا ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ حافظہ زیادہ کرتا ہے اور غلیظ مادہ نکال دیتا ہے۔

زیادہ عرصہ تک صحت قائم رکھنا

علاج:

ابو اللیث نے اپنی بستان میں لکھا ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اس کی صحت وتندرستی زیادہ عرصہ تک قائم رہے تو اس کو چاہیے کہ صبح اور رات کو کھانا کھایا کرے اور قرض سے سبکدوش رہے اور ننگے پاؤں نہ پھرا کرے اور عورت سے قربت کم کیا کرے۔

استسقا کا علاج اور اس کی تین قسمیں

علاج:

صحیح بخاری میں ہے کہ اس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو اونٹ کا پیشاب اور اونٹنی کا دودھ ملوا کر پلوایا تھا جس سے وہ تندرست ہو گئے۔ یہ قصہ طوالت کی وجہ سے یہاں نقل نہیں کیا جس کا جی چاہے بخاری میں دیکھ سکتا ہے۔

فائدہ:

شیخ الرئیس نے قانون میں لکھا ہے شیر شتر کو بول شتر کے ساتھ ملا کر پلانا اس مرض میں بہت فائدہ مند ہے۔ جاننا چاہیے کہ مرض استسقاء کی تین قسمیں ہیں۔ ایک برقی، دوسرا لحمی، تیسرا طبلی، برقی اس کو کہتے ہیں کہ پانی کی مشک کی طرح بولا کرے اور طبلی وہ ہے جس کا پیٹ طبل کی طرح بولتا ہے اور لحمی وہ ہے کہ بدن پر ورم آ جائے۔ اُونٹ کے دودھ اور پیشاب سے لحمی کا علاج ہے۔ اس حقیر نے بعض کتب میں دیکھا ہے کہ جن لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ استعمال کرایا تھا ان کو استسقاء لحمی تھا۔ واللہ اعلم۔

زخموں کا خون بند کرنا

علاج:

سفر السعادت میں لکھا ہے کہ جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گر گئے تھے اور جو خود سر اقدس پر تھا اس کی کڑیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رُخسار مبارک میں پیوست ہو گئی تھیں جن کو ایک صحابیؓ نے اپنے دانتوں سے پکڑ کر نکالا تھا جس سے ان کے بھی کئی دانت شہید ہو گئے تھے اس واقعہ کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خون بند نہ ہوتا تھا۔ حضرت فاطمہؓ دھوتی جاتی تھیں اور حضرت علیؓ پانی ڈال رہے تھے۔ آخر کار حضرت فاطمہؓ نے آنحضرتؐ کے فرمان کے مطابق ایک بوریئے کا ٹکڑا جلا کر اس زخم میں بھر دیا جس سے اسی وقت خون بند ہو گیا۔

جاری ہے.........

حیّ علی الفلاح

فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم....

اناج کو قبضہ میں لینے سے پہلے آگے فروخت نہ کیا جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ”غلے اور اناج کو قبضہ میں لینے سے پہلے آگے فروخت نہ کیا جائے“۔(بخاری کتاب ۳۴۔باب ۵۵: مسلم کتاب البیوع۔باب ۸)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ غلہ بالائی منڈی میں خرید اکرتے تھے اور پھر اسے اسی جگہ فروخت کر دیا کرتے تھے۔ ان کو رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ غلہ اسی جگہ فروخت نہ کریں بلکہ وہاں سے اُٹھا کر دوسری جگہ لے جائیں پھر فروخت کریں۔(اس سے ظاہر ہوا کہ بغیر محنت اور مشقت کے منافع حاصل کرنا اور بلاوجہ غلہ وغیرہ کی قیمت میں اضافہ کا باعث بننا درست نہیں)(بخاری کتاب ۳۴۔باب ۷۲: مسلم کتاب البیوع۔باب ۸)۔

ہم جنس چیزوں کی آپس میں فروخت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول کریم ﷺ نے فرمایا ”عمدہ کھجوروں کے بدلے میں گھٹیا کھجوریں زیادہ مقدار میں دینے کی بجائے پہلے گھٹیا کھجوریں بیچو اس سے جو رقم حاصل ہو اس سے اعلیٰ قسم کی کھجوریں خرید لیا کرو“۔(بخاری کتاب ۳۴۔باب ۸۹: مسلم کتاب المساقات۔باب ۸)۔

چاندی کو سونے کے بدلے میں بیچنا جائز ہے

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے چاندی کو چاندی کے بدلے میں اور سونے کو سونے کے بدلے میں فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، مگر برابر برابر (بغیر کمی بیشی کے)، البتہ ہمیں چاندی کو سونے اور سونے کو چاندی کے بدلے میں جیسے چاہیں بیچنے کی اجازت دی ہے۔(بخاری کتاب ۳۴۔باب ۸۱: مسلم کتاب المساقات۔باب ۱۸)۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے سونے کو چاندی کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔(یعنی دست بدست ہو تو کوئی حرج نہیں)۔(بخاری کتاب ۳۴۔باب ۷۲: مسلم کتاب المساقات۔باب ۱۶)۔

سودا برقرار رکھنے یا منسوخ کرنے کا معاملہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے پھلوں کو درخت پر اس وقت تک فروخت کرنے اور خریدنے سے منع فرمایا ہے۔جب تک وہ پک نہ جائیں اور ان کی کیفیت معلوم نہ ہو جائے (تا کہ بعد میں کوئی جھگڑا پیدا نہ ہو)۔(بخاری کتاب ۳۴۔باب ۸۵: مسلم کتاب البیوع۔باب ۱۳)۔